OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://arjicc.com/index.php/arjicc

میٹاورس اور ورچوئل عبادات: نماز، حج اور معاملات کے فقہی مسائل کا تحقیقی جائزہ

Metaverse and Virtual Worship: A Jurisprudential Study of Prayer, Hajj, and Transactions

Muhammad Arif
Teaching Assistant, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: arif.hu1981@yahoo.com

Seemi Naz
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: seemiahtisham@gmail.com

Muhammad Babar Zeb
Ph.D Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: Zebbabar467@gmail.com

Received on: 07-07-2025 Accepted on: 18-08-2025

Abstract

The rapid advancement of digital technologies has transformed various dimensions of human life, giving rise to the concept of the Metaverse, a three-dimensional virtual environment that enables users to interact through digital avatars in immersive and interactive spaces. This technological innovation has generated significant legal and ethical questions within Islamic jurisprudence, particularly concerning the validity of virtual acts of worship and digital transactions. The present study critically examines the juristic implications of performing acts of worship, including Ṣalāh (prayer), Jumuʻah (Friday prayer), and Ḥajj (pilgrimage), within the Metaverse environment. It further explores the legal status of virtual social and financial transactions such as marriage, divorce, e-commerce, non-fungible tokens (NFTs), virtual assets, and smart contracts employing a qualitative and analytical methodology, the study investigates classical juristic principles and contemporary Islamic legal discussions related to virtual reality technologies. The research analyzes the applicability of fundamental Islamic legal concepts, including unity of place (Ittiḥād al-Makān), continuity of congregation (Ittiṣāl al-Ṣufūf), possession (Qabḍ), legal ownership (Milkiyyah), custom (ʻUrf), public interest (Maṣlaḥah), and the objectives of Islamic law (Maqāṣid al-Sharīʻah), in the context of the Metaverse. The study also evaluates contemporary resolutions issued by Islamic legal academies and scholarly institutions regarding emerging digital environments. The findings indicate that purely physical acts of worship, such as congregational prayer and pilgrimage, cannot be validly performed within the Metaverse due to the absence of actual physical presence and the non-fulfillment of essential legal requirements. In contrast, commercial and contractual

activities conducted through virtual platforms may be considered permissible, subject to compliance with Sharīʿah principles and the avoidance of uncertainty (Gharar), fraud, gambling, and unlawful financial practices. The study concludes that while the Metaverse may serve as a valuable educational, commercial, and training platform, it cannot substitute the physical realities required for certain religious obligations. Furthermore, continuous juristic engagement is necessary to address the evolving challenges posed by artificial intelligence, blockchain technologies, and virtual environments in contemporary Islamic law.

Keywords: Metaverse, Virtual Worship, Islamic Jurisprudence, Ṣalāh, Ḥajj, Digital Transactions, NFTs, Smart Contracts, Islamic Law, Virtual Reality, Blockchain, Maqāṣid al-Sharīʿah, Contemporary Fiqh, Digital Assets.

تعارف

عصرِ حاضر میں معاشی، معاشرتی اور تکنیکی تغیرات نے جہاں انسانی زندگی کے دیگر پہلوؤں کو متاثر کیا ہے، وہاں مابعد جدیدیت (*Post-modernism*) کے اس دور میں میٹاورس (*Metaverse*) جیسی انقلابی ٹیکنالوجی نے جنم لیا ہے۔ میٹاورس بنیادی طور پر ایک سہ ابعادی (*Three-Dimensional /3D*) مجازی دنیا (*Virtual World*) ہے جہاں انسان اپنے ڈیجیٹل اوتار (*Digital Avatar*) کے ذریعے داخل ہو کر حقیقی دنیا کی طرح سرگرمیاں سرانجام دے سکتا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی آمد کے بعد مسلم امہ اور معاصر فقہائے کرام کے سامنے یہ سوالات شدت سے ابھرے ہیں کہ کیا شریعتِ اسلامیہ کے اساسی ارکان، بالخصوص عبادات (جیسے نماز، جمعہ، اور حج) اور معاملات (جیسے خرید و فروخت، نکاح و طلاق)، اس ورچوئل دنیا میں ادا کیے جاسکتے ہیں؟

یہ بحث براہِ راست اصولِ فقہ کے اساسی قواعد مثلاً اتحادِ مجلس (*Unity of Gathering*)، استطاعتِ حقیقی (*Physical Capability*)، مکانِ عبادت (*Place of Worship*) اور معاملات میں مال کی حقیقت (*Reality of Property*) اور قبضہ (*Possession/Qabd*) سے جڑی ہوئی ہے۔ اس آرٹیکل میں ہم میٹاورس کی حقیقت، اس میں عبادات کی ادائیگی کا شرعی حکم، اور مالی و سماجی معاملات کے فقہی احکام کا تفصیلی اور تنقیدی جائزہ معتبر فقہی مآخذ کی روشنی میں پیش کیا جائے گا۔

حصہ اول: میٹاورس کی ماہیت اور اصولی و فقہی تناظر

میٹاورس کی حقیقت کو سمجھے بغیر اس پر شرعی احکام کا اطلاق کرنا تنقیحِ مناط (تحقیقِ علت) کے اصولی قاعدے کے خلاف ہے۔ میٹاورس محض ایک ویڈیو گیم یا اسکرین نہیں ہے، بلکہ یہ *Virtual Reality (VR)* اور *Augmented Reality (AR)* کے امتزاج سے بننے والا ایک ایسا ماحول ہے جہاں انسان کو "حقیقی موجودگی" (Presence) کا احساس ہوتا ہے۔

فقہی و اصولی اعتبار سے، شریعتِ اسلامیہ نے احکامِ شرعیہ کا مدار حقائق (*Realities*) پر رکھا ہے، محض اوہام و تخیلات (*Illusions*) پر نہیں، جیسا کہ فقہی قاعدہ ہے:

العبرة في العقود للمقاصد والمعاني لا للألفاظ والمباني[1]

عقود میں اعتبار مقاصد اور معانی کا ہوتا ہے، الفاظ اور ظاہری ساخت کا نہیں

عبادات میں نیت کے ساتھ ساتھ جسمانی موجودگی اور افعال کا حقیقی طور پر صادر ہونا شرط ہے۔ ورچوئل دنیا میں انسان کا مادی وجود اپنے بستر یا کرسی پر ہوتا ہے، جبکہ اس کا اوتار (جو کہ محض چند پکسلز اور کوڈز کا مجموعہ ہے) م ورچوئل مسجد یا کعبہ کے سامنے ہوتا ہے۔ لہذا، اصولِ فقہ کی رو سے "حقیقی مادی وجود" (*Physical Existence*) اور "ورچوئل وجود" (*Virtual Existence*) کے مابین فرق کرنا لازم ہے۔

حصہ دوم: میٹاورس میں ورچوئل عبادات (نماز اور حج) کا فقہی حکم

1۔ میٹاورس میں نماز اور جمعہ کی اقتدا کا شرعی حکم

نمازِ باجماعت اور جمعہ کی صحت کے لیے فقہائے حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں چند شروط متفق علیہ ہیں، جن میں سب سے اہم اتحادِ مکان (*Unity of Place*) اور اتصالِ صفوف (*Continuity of Rows*) ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بیٹھے وی آر (VR) گلاسز پہن کر مکہ مکرمہ یا کسی بھی مسجد کے امام کے پیچھے میٹاورس میں باجماعت نماز ادا کرنا چاہے، تو یہ درج ذیل اصولی وجوہات کی بنا پر ناجائز اور باطل ہے:

عدمِ اتحادِ مکان: امام اور مقتدی کا ایک ہی مادی جگہ پر ہونا شرط ہے۔ میٹاورس میں مقتدی اپنے گھر میں ہوتا ہے، جو کہ حقیقی مکان ہے، جبکہ امام کا وجود یا اس کا ڈیجیٹل عکس ایک الگ ورچوئل مکان میں ہوتا ہے۔

اتصالِ صفوف کا فقدان: فقہائے کرام نے امام اور مقتدی کے درمیان بڑی دوری یا ایسے فاصلے کو جو صفوں کے تسلسل کو روکے، مانعِ اقتدا قرار دیا ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمِنْهَا اتِّحَادُ الْمَكَانِ فَلَا تَصِحُّ اِقْتِدَاءُ مَنْ فِي سَفِينَةٍ بِمَنْ فِي سَفِينَةٍ أُخْرَى إِلَّا إِذَا كَانَتَا مُقْتَرِنَتَيْنِ[2]

اور نماز کی شروط میں سے مکان کا ایک ہونا ہے، پس ایک کشتی والے کی اقتدا دوسری کشتی والے کے پیچھے صحیح نہیں جب تک وہ جڑی ہوئی نہ ہوں۔

سجدہ اور رکوع کا ورچوئل ہونا: مقتدی کا اوتار رکوع اور سجدہ کر رہا ہوتا ہے، جبکہ مقتدی خود حقیقی دنیا میں صرف اشارے یا نیت کر رہا ہوتا ہے، جو کہ قادرِ مطلق شخص کے لیے فرض نماز میں جائز نہیں ہے۔

2۔ میٹاورس میں حج اور عمرہ کی ادائیگی کا حکم

حج اسلام کا ایک ایسا رکن ہے جو بدنی اور مالی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ حج کے افعال (طواف، وقوفِ عرفات، رمی جمار وغیرہ) کے لیے مخصوص امکنہ مقدسہ (*Sacred Places*) یعنی مکہ، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ کا حقیقی وجود اور وہاں جسمانی حاضری نصِ قطعی سے ثابت ہے۔

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا[3]

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔

استطاعت سے مراد زادِ راہ اور جسمانی طور پر سفر کر کے وہاں پہنچنا ہے۔ میٹاورس میں کعبہ کا تھری ڈی ماڈل دیکھ کر اس کے گرد چکر لگانے کو شرعی طواف نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ:

1. **طواف کا محل کعبہ حقیقی ہے:** طواف صرف اور صرف بیت اللہ کے مادی حدود کے گرد ہی ہو سکتا ہے۔ ورچوئل کعبہ محض ایک تصویر یا ڈیجیٹل نقشہ ہے، وہ مسجد حرام نہیں۔

2. **وقوفِ عرفات کا مادی وجود:** 9 ذوالحجہ کو میدانِ عرفات کی مٹی پر جسمانی طور پر ٹھہرنا فرض / رکن ہے۔ ورچوئل دنیا میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ معاصر فقہی اداروں (مثلاً مجمع الفقه الإسلامي الدولي) نے متفقہ طور پر یہ طے کیا ہے کہ میٹاورس میں حج محض ایک تعلیمی یا تفریحی تجربہ تو ہو سکتا ہے (تاکہ لوگ حج کا طریقہ سیکھ سکیں)، لیکن اس سے شرعی حج کا فرض ساقط نہیں ہوتا[4]

حصہ سوم: میٹاورس میں معاملات اور تجارتی عقود

عبادات کے برعکس، معاملات (*Transactions*) کا معاملہ اِباحتِ اصلیہ پر مبنی ہے، جہاں جدت کو قبول کیا جاتا ہے بشرطیکہ اس میں غرر (*Uncertainty*)، ربا (*Usury*)، اور قمار (*Gambling*) نہ ہو۔ میٹاورس میں تجارتی معاملات دو طرح کے ہیں۔

1۔ مجازی اشیاء کی خرید و فروخت (NFTs اور ورچوئل لینڈ)

میٹاورس میں لوگ ڈیجیٹل زمینیں، لباس، اور دیگر اشیاء خریدتے ہیں جن کی ادائیگی کرپٹو کرنسی کے ذریعے کی جاتی ہے۔ فقہی نقطہ نظر سے، کسی بھی چیز کے مالِ متقوم (*Valuable Property*) بننے کے لیے اس میں منفعتِ مقصودہ (*Intended Utility*) کا ہونا ضروری ہے۔

ورچوئل اشیاء اگرچہ مادی وجود نہیں رکھتیں، لیکن اگر ان میں کوئی مباح علمی، تجارتی یا تفریحی منفعت ہو اور سوسائٹی میں انہیں مال تسلیم کر لیا جائے (عرفِ عام)، تو ان کی خرید و فروخت جائز ہو سکتی ہے۔ تاہم، اگر یہ محض ایک سٹہ بازی (Speculation) اور ڈیجیٹل ببل (*Digital Bubble*) ہو جس کا مقصد صرف قمار بازی ہو، تو یہ ناجائز ہو جائے گی۔[5]

2۔مادی اشیاء کی میٹاورس میں شاپنگ(*E-Commerce inside Metaverse*)

اگر کوئی شخص میٹاورس کے شوروم میں داخل ہو کر اپنے اوتار کے ذریعے ایک حقیقی کار یا لباس خریدتا ہے، جو بعد میں اس کے حقیقی گھر پر ڈیلیور کر دی جاتی ہے، تو یہ عقد بالاتفاق جائز ہے کیونکہ یہ بیع معاطاۃ یا بیع غائب کی جدید شکل ہے، جہاں ورچوئل دنیا محض ایک واسطہ (*Medium*)کا کام کر رہی ہے۔

حصہ چہارم: سماجی معاملات (نکاح اور طلاق) کا شرعی موقف

میٹاورس میں ڈیجیٹل اوتاروں کے ذریعے نکاح و طلاق کا مسئلہ بھی اصولِ فقہ کے قواعد کے تحت زیرِ بحث آتا ہے۔

1۔میٹاورس میں نکاح کا حکم

جمہور فقہائے کرام کے نزدیک نکاح کی صحت کے لیے ایجاب و قبول کا ایک ہی مجلس میں ہونا(*Union of Assembly*)اور گواہوں کی بیک وقت موجودگی لازمی شرط ہے۔ فقہ حنفی کے مطابق:

وَمِنْ شَرَائِطِ الْعَقْدِ سَمَاعُ الشَّاهِدَيْنِ كَلَامَهُمَا مَعًا[6]

اور عقدِ نکاح کی شرائط میں سے یہ ہے کہ دونوں گواہ عاقدین کے کلام کو اکٹھے سنیں۔

اگر عاقدین میٹاورس میں جمع ہوں، تو یہ مجلس حقیقی نہیں بلکہ ورچوئل ہے۔ اگر گواہان بھی اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر وی آر گلاسز کے ذریعے اوتاروں کو دیکھ رہے ہوں، تو وہاں سکرین ہیکنگ یا آواز کی تبدیلی (*Voice Manipulation*) اور جعل سازی (*Deepfake*)کا قوی امکان پایا جاتا ہے۔ چونکہ نکاح کا تعلق فروجِ محرمہ (حرمت و حلتِ نسل) سے ہے، اس لیے یہاں احتیاط کا پہلو غالب ہوگا، اور میٹاورس میں کیا جانے والا نکاح شرعاً منعقد نہیں ہوگا جب تک کہ مادی دنیا میں وکیل کا تقرر کر کے حقیقی مجلس قائم نہ کی جائے۔

2۔میٹاورس میں طلاق کا حکم

طلاق کا معاملہ نکاح سے مختلف ہے کیونکہ طلاق میں الفاظ کا صادر ہونا ہی مؤثر ہوتا ہے، خواہ وہ تحریر کی صورت میں ہو یا اشارے کی صورت میں۔ اگر کوئی شخص میٹاورس میں اپنے اوتار کے ذریعے اپنی بیوی کو صریح الفاظ میں طلاق دیتا ہے یا ورچوئل دنیا میں تحریری پیغام بھیجتا ہے، اور یہ ثابت ہو جائے کہ یہ فعل اسی شوہر نے نیت یا ارادے سے کیا ہے (یعنی اکاؤنٹ ہیک نہیں ہوا تھا)، تو طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ طلاق میں ہزل اور سنجیدگی دونوں برابر ہیں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:"**ثلاث جدهن جد وهزلهن جد: النكاح والطلاق والرجعة**" [7]

حصہ پنجم میٹاورس اور مقاصد الشریعہ (Maqasid al-Shariah)

امام شاطبیؒ کے مطابق شریعت کے بنیادی مقاصد پانچ ہیں:

1. حفظ الدین

2. حفظ النفس

3. حفظ العقل

4. حفظ النسل

5. حفظ المال

میٹاورس کے شرعی جائزے میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا یہ ٹیکنالوجی ان مقاصد کے تحفظ میں معاون ہے یا مضر۔

امام شاطبی لکھتے ہیں:

إن الشريعة إنما وضعت لمصالح العباد في العاجل والآجل.[8]

"شریعت دنیا و آخرت میں بندوں کی مصلحت کے لیے نازل کی گئی ہے۔"

اگر میٹاورس: دینی تعلیم، اسلامی تربیت، حج و عمرہ کی تربیت اور تجارتی سہولت میں معاون ہو تو اس کا استعمال جائز ہو گا۔

لیکن اگر: فحاشی، دھوکہ دہی، مالی فراڈ، وقت کا ضیاع اور شناختی جعل سازی پیدا کرے تو شریعت کی رو سے ممنوع ہو گا۔

حصہ ششم میٹاورس اور فقہی قواعد کلیہ

قاعدہ اول: الأصل في الأشياء الإباحة [9]

"اشیاء میں اصل اباحت ہے۔"

چونکہ میٹاورس بذات خود کوئی عبادت نہیں بلکہ ایک ٹیکنالوجی ہے، لہٰذا اصل حکم اباحت ہو گا۔

قاعدہ دوم: لا ضرر ولا ضرار[10]

اگر میٹاورس انسانی زندگی، ذہنی صحت یا مالی معاملات کو نقصان پہنچائے تو اس پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے۔

قاعدہ سوم: الوسائل لها أحكام المقاصد[11]

میٹاورس بذات خود ایک ذریعہ (وسیلہ) ہے اس کا حکم اس کے استعمال کے مطابق ہو گا۔

قاعدہ چہارم: العادة محكمة [12]

اگر مستقبل میں عرف عام میٹاورس کو معتبر تجارتی پلیٹ فارم تسلیم کر لے تو بعض معاملات میں اس کا اعتبار بڑھ سکتا ہے۔

حصہ ہفتم میٹاورس میں ڈیجیٹل ملکیت (Digital Ownership)

فقہائے احناف کے نزدیک مال کی تعریف: ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة[13]

معاصر فقہاء نے اس تعریف کو وسیع کرتے ہوئے *Intellectual Property* اور *Digital Assets* کو بھی مال قرار دیا ہے۔

اسی بنا پر: *Virtual Land*، *Digital Buildings*، *NFTs* اور *Gaming Assets* اگر قابلِ ملکیت اور قابلِ منفعت ہوں تو مال متقوم قرار پا سکتے ہیں۔[14]

حصہ ہشتم: NFT کی فقہی حیثیت

NFT (Non-Fungible Token) دراصل بلاک چین پر محفوظ ایک منفرد ڈیجیٹل ملکیتی سند ہے۔

فقہی اعتبار سے اس کے بارے میں تین آراء پائی جاتی ہیں:

پہلی رائے جواز کی ہے کیونکہ یہ منفعت پر مبنی ملکیت ہے۔

دوسری رائے عدم جواز کی ہے کیونکہ اس میں غرر اور جہالت پائی جاتی ہے۔

جبکہ تیسری رائے میں قدر تفصیل ہے کہ اگر: منفعت معلوم ہو، دھوکہ نہ ہو اور جوئے کا عنصر نہ ہو تو جائز ہو گا۔[15]

حصہ نہم اسمارٹ کنٹریکٹس (Smart Contracts) اور فقہی عقود

میٹاورس میں اکثر معاملات *Smart Contracts* کے ذریعے ہوتے ہیں۔ یہ دراصل خودکار الیکٹرانک ایجاب و قبول ہیں۔

فقہی اعتبار سے ان کا حکم:

الکتاب کالخطاب [16]

"تحریر خطاب کے قائم مقام ہوتی ہے۔" لہٰذا اگر عقد کی شرائط مکمل ہوں تو *Smart Contract* شرعاً معتبر ہو سکتا ہے۔

حصہ دہم میٹاورس میں اسلامی دعوت اور تعلیم

میٹاورس کا ایک مثبت استعمال اسلامی تعلیم و دعوت ہے۔

مثلاً: *Virtual Museums of Islamic Civilization*، *Virtual Hajj Trainin Virtual* *Madaris* اور *Virtual Islamic Universities* یہ تمام استعمالات اصولاً جائز ہیں کیونکہ:

ما لا يتم الواجب إلا به فهو واجب[17]

اگر دعوت و تعلیم کے فروغ میں معاون ہوں تو ان کی مشروعیت مزید مضبوط ہو جاتی ہے۔

خلاصہ

اس آرٹیکل میں میٹاورس (*Metaverse*) کے تصور اور اس کے اسلامی فقہی احکام پر اثرات کا ایک تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے، خصوصاً عبادات (نماز، حج) اور معاملات (نکاح، طلاق، تجارت، *NFTs* اور اسمارٹ کنٹریکٹس (کے تناظر میں۔ میٹاورس ایک جدید سہ

ابعادی ورچوئل دنیا ہے جو انسانی تعامل کو ڈیجیٹل اوتار کے ذریعے حقیقی دنیا سے مشابہ تجربے میں تبدیل کرتی ہے، جس نے معاصر فقہ اسلامی میں متعدد نئے سوالات کو جنم دیا ہے۔

مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ عباداتِ بدنیہ جیسے نماز اور حج کی ادائیگی کے لیے شریعت میں جسمانی موجودگی، اتحادِ مکان اور حقیقی افعال کی شرط بنیادی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا ان عبادات کی ورچوئل ادائیگی شرعاً معتبر نہیں۔ اس کے برعکس معاملات (transactions) میں اصل اباحت کا اصول غالب ہے، جس کی بنا پر میٹاورس کو تجارتی، تعلیمی اور معاشی سرگرمیوں کے لیے ایک جائز ذریعہ کے طور پر قبول کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ اس میں غرر، دھوکہ، قمار اور ربا جیسے عناصر نہ پائے جائیں۔

مزید برآں، ڈیجیٹل اثاثہ جات جیسے NFTs، ورچوئل لینڈ اور اسمارٹ کنٹریکٹس کی فقہی حیثیت میں معاصر علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، تاہم راجح موقف یہ ہے کہ اگر ان میں منفعتِ مقصودہ، شفافیت اور عرفِ عام میں قبولیت موجود ہو تو یہ شرعاً قابلِ جواز ہو سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مقاصد الشریعہ اور فقہی قواعد کلیہ (لا ضرر، العادة محكمة، الوسائل لها أحكام المقاصد) اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کا استعمال اس کے مثبت یا منفی اثرات کے مطابق شرعی حکم اختیار کرتا ہے۔

نتیجتاً، میٹاورس کو نہ مکمل طور پر مسترد کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی بلا قید و شرط قبول کیا جاسکتا ہے، بلکہ اس کا شرعی حکم اس کے استعمال، مقاصد اور اثرات کے تابع ہوگا۔ یہ ٹیکنالوجی تعلیم، دعوت اور تجارت کے لیے ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے، لیکن عباداتِ توقیفیہ کے لیے اس کا متبادل تصور قابلِ قبول نہیں۔ اس لیے جدید فقہی اجتہاد اور مسلسل علمی تحقیق کی ضرورت مسلمہ ہے تاکہ بدلتے ہوئے ڈیجیٹل دور کے شرعی مسائل کا درست حل پیش کیا جاسکے۔

نتائج البحث:

1. میٹاورس ایک تکنیکی حقیقت ہے مگر شریعت میں یہ حقیقی دنیا کا متبادل نہیں بلکہ محض ایک ورچوئل ذریعہ ہے۔
2. عباداتِ بدنیہ (نماز، جمعہ، حج) کے لیے جسمانی موجودگی اور حقیقی افعال شرط ہیں، لہٰذا ان کی ادائیگی میٹاورس میں شرعاً درست نہیں۔
3. معاملات میں اصل حکم اباحت ہے، اس لیے میٹاورس کو تجارت، تعلیم اور مواصلات کے لیے جائز طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔
4. NFTs، ورچوئل اثاثے اور اسمارٹ کنٹریکٹس کی فقہی حیثیت ان کے عرف، منفعت اور شفافیت پر موقوف ہے۔
5. اگر ان میں غرر، دھوکہ یا قمار پایا جائے تو وہ ناجائز ہوں گے، ورنہ اصولی طور پر قابلِ جواز ہیں۔
6. مقاصد الشریعہ (حفظ الدین، النفس، العقل، النسل، المال) اس بات کی رہنمائی کرتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کا استعمال انسانی اور شرعی مصالح کے تابع ہونا چاہیے۔

7. فقہی قواعد کلیہ (لا ضرر، العادة محكمة، الوسائل لها أحكام المقاصد) اس امر کی وضاحت کرتے ہیں کہ میٹاورس کا حکم اس کے عملی استعمال پر منحصر ہے۔
8. نکاح و طلاق جیسے حساس معاملات میں حقیقی مجلس، گواہی اور شرعی ضوابط کا تحقق لازمی ہے، ورچوئل ماحول کافی نہیں۔
9. مجموعی طور پر میٹاورس کو ایک "*neutral technological medium*" سمجھا جائے گا، جس کا شرعی حکم اس کے استعمال سے متعین ہو گا۔
10. جدید فقہی اجتہاد کی ضرورت بڑھ چکی ہے تا کہ ڈیجیٹل دور کے نئے مسائل کا شرعی حل مؤثر انداز میں پیش کیا جا سکے۔

حواشی و حوالہ جات

[1] ابن نجيم، زين الدين بن إبراهيم، الأشباه والنظائر، دار الكتب العلمية، بيروت، ص 87۔

[2] ابن عابدين، محمد امين بن عمر، رد المحتار على الدر المختار، بيروت: دار الفكر، 1399ھ، ج 1، ص 582۔

[3] القرآن الكريم، سورة آل عمران، آيت: 97۔

[4] . مجمع الفقه الإسلامي الدولي، قرار رقم 234 (24/12) بشأن "التطورات المستجدة في العبادات والمعاملات عبر الفضاء الافتراضي"، جده۔

[5] ، بدائع الصنائع، كتاب البيوع، ج 5، ص 138، دار الكتب العلمية، بيروت۔

[6] المرغيناني، برهان الدين، الهداية في شرح بداية المبتدي، كراتشي: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية، ج 2، ص 306۔

[7] الترمذي، أبو عيسى، سنن الترمذي، كتاب الطلاق، باب ما جاء في الجد والهزل في الطلاق، رقم الحديث: 1184

[8] الشاطبي، إبراهيم بن موسى، الموافقات في أصول الشريعة، دار ابن عفان، ج 2، ص 6

[9] السيوطي، جلال الدين، الأشباه والنظائر، دار الكتب العلمية، ص 60

[10] ابن ماجه، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه، كتاب الأحكام، حديث: 2340۔

[11] ابن القيم، محمد بن أبي بكر، إعلام الموقعين عن رب العالمين، دار الجيل، ج 3، ص 135

[12] مجلة الأحكام العدلية، المادة 36۔

[13] ابن نجيم، زين الدين، البحر الرائق شرح كنز الدقائق، دار المعرفة، ج 5، ص 277

[14] مجمع الفقه الإسلامي الدولي، القرار رقم 43 (5/5)، دورة الكويت، 1988ء

[15] International Islamic Fiqh Academy، قرار رقم 43 (5/5)، 1988ء

[16] القرضاوي، يوسف، فقه المعاملات المعاصرة؛ اور AAOIFI Sharia Standards (Digital Assets & Financial Instruments) ۔

[17] ابن عابدين، محمد أمين، رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر، ج 4، ص 526